واضح رہے کہ دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہے۔

اب اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسماعیل نے زید کی والدہ کا دودھ پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پیا ہے اور دو سال سے کم عمر میں پیا ہے، تو اسماعیل زید کا دودھ شریک بھائی بن جائے گا۔ اور زید کی بیٹی اسماعیل کی بھتیجی (دودھ شریک بھائی کی بیٹی) ہوگی۔ لہٰذا اس لڑکی سے اسماعیل کا نکاح کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ حدیث سے واضح ہوتا ہے:

"اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْدَ عَلٰی ابْنَۃِ حَمْزَۃَ فَقَالَ: اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِیْ. اِنَّھَا ابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ وَیَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ."

(صحیح بخاری، کتاب النکاح۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع)

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب (آپؐ کے چچا) کی بیٹی سے نکاح کے لیے کہا گیا، تو آپؐ نے فرمایا "وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی (دودھ شریک بھائی کی بیٹی) ہے اور دودھ پینے کی وجہ سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو کہ نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔"

لہٰذا اسماعیل کا نکاح زید کی بیٹی سے جائز نہیں۔

۲۔ شریعت کی نگاہ میں نکاح، مرد و عورت کے زندگی گذارنے کا ایک معاہدہ ہے جس میں دونوں کی رضا و رغبت کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں جب لڑکی بالغ ہو کر پہلے نکاح پر راضی نہیں ہے۔ تو گویا وہ نکاح ہوا ہی نہیں ہے۔ اس کی مثال خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود ہے، جو کہ ہمارے لیے بہترین اور ناقابلِ تردید و اختلاف مثال ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"اَنَّ جَارِیَۃً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ کَارِھَۃٌ فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح۔ بَابٌ فِی الْبِکْرِ یُزَوِّجُھَا اَبُوْھَا وَلَا یَسْتَاْمِرُھَا)

کہ "ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے والد نے اس کی شادی کر دی ہے اور وہ اسے ناپسند ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا۔ (کہ چاہو قبول کر لو اور چاہو تو انکار کر دو)"

اس صحیح اور واضح حدیث کی روشنی میں کسی عورت کا نکاح اس کی مرضی و منشاء کے خلاف کہیں نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر کوئی سرپرست نکاح کر دے تو عورت کی رضامندی پر منحصر ہے کہ چاہے تو اسے ختم کر دے اور چاہے برقرار رکھے۔

لہٰذا مسئلہ مسئولہ میں نکاحِ اوّل بلوغت کے بعد لڑکی کے انکار کی وجہ سے کالعدم ہو گیا۔ اور اس کا دوسرا نکاح جو کہ لڑکی کی رضا و رغبت سے ہوا ہے، بالکل صحیح ہے۔

ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

ردِّ تقلید اور حدیث کے حجتِ شرعیہ ہونے پر

حجیّتِ حدیث

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

ضخامت — ترجمہ — قیمت

۸۸ صفحات — حافظ عبدالرشید اظہر — ۹ روپے صرف

ناشر ادارہ محدث ۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ شکریہ!

منیجر